PIPIP

پنجاب میں آبپاشی زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ

حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

مکئی کی کاشت بذریعہ

ڈرپ آبپاشی

فوائد

- 50 فیصد تک پانی کی بچت
- 45 فیصد تک کھاد کی بچت
- 35 فیصد تک پیداوری اخراجات میں کمی
- 100 فیصد سے زائد پیداوار میں اضافہ
- فصل کا جلد پکنا
- پیداوار کے معیار میں بہتری
- کسانوں کا منافع بخش فصلوں کی طرف رجحان
- غیر ہموار زمینوں کیلئے موزوں ترین

نظامتِ اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب
۲۱- آغا خان (ڈیوس) روڈ، لاہور

ویب سائٹ: www.ofwm.agripunjab.gov.pk ، ای میل: pipipwm@gmail.com

مکئی کی کاشت بذریعہ ڈرپ

مکئی پاکستان میں خوردنی اجناس میں اہمیت کے لحاظ سے گندم، چاول اور چنا کے بعد کاشت کی جانے والی چوتھی اہم فصل ہے، جو کہ ہر سال تقریباً 2.5 ملین ایکڑ (1.06 ملین ہیکٹر) رقبے پر کاشت کی جاتی ہے۔ مکئی انسانی خوراک کا اہم جزو ہونے کے ساتھ ساتھ مویشیوں اور مرغیوں کی خوراک میں بھی استعمال ہوتی ہے، اس کے علاوہ صنعتی شعبے میں بھی نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ مکئی کی کل پیداوار کا تقریباً 60 فیصد پولٹری کی خوراک، 25 فیصد صنعت جبکہ باقی 15 فیصد انسانوں اور جانوروں کی خوراک کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

مکئی کی بڑھتی ہوئی صنعتی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر اسکی پیداوار میں اضافہ بہت ضروری ہے۔ کاشتکار فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کیلئے کھادوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرتے ہیں، لیکن پھر بھی مطلوبہ پیداوار حاصل نہیں کر پاتے۔ ہمارے ملک میں تجرباتی فارم اور ترقی پسند کسانوں کی زمین میں مکئی کی فی ایکڑ پیداوار 100 من سے زیادہ بھی ہے، اس کے برعکس ملک میں مکئی کی فی ایکڑ اوسط پیداوار تقریباً 40 من فی ایکڑ ہے۔ لہذا اس میں اضافے کی بہت گنجائش ہے۔

عام طور پر مکئی کی اچھی پیداوار لینے کیلئے فی ایکڑ 2 بوری DAP، 3.5 بوری یوریا، 2 بوری SOP اور ایک بوری زنک سلفیٹ استعمال کی جاتی ہے، جس پر ایک خطیر رقم خرچ ہوتی ہے۔ مگر یہ بات قابل غور ہے کہ روایتی طریقہ سے استعمال کی جانے والی کھاد کا زیادہ تر حصہ بخارات سے فضا میں تحلیل ہونے یا پانی کے ساتھ زیرِ زمین چلے جانے کی وجہ سے ضائع ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے نہ صرف پیسہ اور توانائی کا ضیاع ہوتا ہے، بلکہ اس سے زمین اور زیرِ زمین پانی بھی آلودہ ہو جاتا ہے۔

حکومت پنجاب نے عالمی بینک کے تعاون سے فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانے اور پانی و کھاد کے کم استعمال کو فروغ دینے کیلئے "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ" شروع کیا ہے، جس کے تحت صوبے میں ڈرپ آبپاشی کو متعارف کروایا جا رہا ہے اور ہر ضلع میں کاشتکار اپنے رقبے پر سبسڈی کے تحت یہ نظام آبپاشی کی تنصیب کروا رہے ہیں۔

ضلع اوکاڑہ میں چوہدری آصف علی، چوہدری طارق عزیز اور حاجی محمد یوسف ڈرپ آبپاشی کے ذریعے مکئی کی کاشت کر رہے ہیں، ان کے تجربے کے مطابق اس طریقہ آبپاشی کے ذریعے نہ صرف کھاد کے استعمال میں 40 سے 55 فیصد تک کی بچت ہوئی ہے، بلکہ مکئی کی پیداوار میں بھی 15 سے 24 فیصد تک اضافہ ہوا۔ اسی طرح ضلع ساہیوال میں بھی قاضی نور محمد اور چوہدری محمد لطیف صاحب بھی اس نظام آبپاشی سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں، جنہوں نے مکئی کی کاشت کی اور ان کے تجربے کے مطابق اُن کے کھاد کے فی ایکڑ اخراجات میں بالترتیب 58 اور 35 فیصد تک کمی واقع ہوئی، جبکہ پیداوار میں علی الترتیب 20 اور 26 فیصد اضافہ ہوا۔ ان کے بقول یہ تو وہی بات ہوئی کہ "آم کے آم، گٹھلیوں کے دام" یعنی پیداواری اخراجات میں کمی اور پیداوار میں بھی اضافہ۔

ضلع جھنگ میں حاجی پرویز حسین اور ضلع فیصل آباد میں لیاقت علی صاحب نے ڈرپ آبپاشی کے تحت مکئی کی کاشت کی اور ان کے مطابق ان کے کھاد پر اٹھنے والے اخراجات میں بالترتیب 60 اور 80 فیصد تک کمی ہوئی، جبکہ چوہدری محمد لطیف نے بتایا کہ ان کی فی ایکڑ پیداوار میں 15 فیصد اضافہ ہوا۔ لیاقت صاحب نے یہ بات بتائی کہ اس نظام آبپاشی کی بدولت وہ اپنے موجودہ پانی کی مقدار کے ساتھ پہلے سے زیادہ رقبہ کاشت کر رہے ہیں جو کہ اس سے پہلے روایتی طریقہ آبپاشی کے ذریعے ممکن نہیں تھا۔ حاجی پرویز حسین نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ ان کا رقبہ ریتلا تھا اور وہ روایتی طریقہ سے کاشتکاری کرنے کے قابل ہی نہ تھا، ڈرپ نظام کی تنصیب کے ساتھ وہ پہلی مرتبہ نہ صرف مکئی کی کاشت کرنے کے قابل ہوئے اور ان کا پانی و کھاد کا خرچ بھی بہت کم ہوا۔

درج بالا مشاہدات اور نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ کسانوں میں ڈرپ آبپاشی کی ترویج وقت کی اہم ضرورت ہے، اس طریقہ آبپاشی کو اپنا کر کسان بھائی زراعت کے شعبے میں خرچ ہونے والی توانائی اور کھادوں پر خرچ ہونے والی خطیر رقم کو بڑی حد تک نہ صرف کم کر سکتے ہیں بلکہ اپنی فی ایکڑ پیداوار میں بھی خاطر خواہ اضافہ کر سکتے ہیں، نیز ماحول کو آلودہ ہونے سے بھی بچا سکتے ہیں۔